سوال

(35) نماز کسوف کے احکام

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نماز کسوف کے احکام

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

هُوَ الَّذى جَعَلَ الشَّمسَ ضِياءً وَالقَمَرَ نورًا وَقَدَّرَهُ مَنازِلَ لِتَعلَموا عَدَدَ السِّنينَ وَالحِسابَ ما خَلَقَ اللَّهُ ذٰلِكَ إِلّا بِالحَقِّ يُفَصِّلُ الءايٰتِ لِقَومٍ يَعلَمونَ ٥ ... سورة یونس

"وہی ہے (اللہ) جس نے سورج کو چمک والا بنایا اور چاند کو نور اور اس کی منزلیں مقرر کیں ،تاکہ تم سالوں کی گنتی اور حساب معلوم کر سکو۔ یہ (سب کچھ) اللہ نے حق ہی کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ وہ اپنی آیتیں تفصیل سے بیان کرتا ہے ان لوگوں کے لیے جو جانتے ہیں۔" [1]

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَمِن ءايٰتِهِ الَّيلُ وَالنَّهارُ وَالشَّمسُ وَالقَمَرُ لا تَسجُدوا لِلشَّمسِ وَلا لِلقَمَرِ وَاسجُدوا لِلَّهِ الَّذى خَلَقَهُنَّ إِن كُنتُم إِيّاهُ تَعبُدونَ ٣٧ ... سورة فصلت

"اور دن اور رات اور سورج اور چاند بھی (اس کی) نشانیوں میں سے ہیں، تم سورج کو سجدہ کرو نہ چاند کو بلکہ سجدہ اس اللہ کے لیے کرو جس نے ان سب کو پیدا کیا ہے، اگر واقعی تم اسی کی عبادت کرتے ہو۔" [2]

(1)۔ نماز کسوف کے سنت مؤکدہ ہونے میں علماء کا اتفاق ہے کیونکہ یہ نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل ہی سے ثابت ہے ۔

(2)۔ سورج یا چاند کا گرہن اللہ تعالی کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے ،جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

وَما نُرسِلُ بِالءايٰتِ إِلّا تَخويفًا ٥٩ ... سورة الإسراء

"ہم تو لوگوں کو دھمکانے کے لیے ہی نشانات بھیجتے ہیں۔" [3]

(3)۔ عہد نبوی میں سورج کو گرہن لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم چادر گھسیٹتے ہوئے گھبراہٹ کے ساتھ جلدی میں مسجد کی طرف آئے، لوگوں کو نماز پڑھائی اور انھیں بتایا کہ یہ گرہن اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک ایسی نشانی ہے جس کے ذریعے سے وہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے، نیز لوگوں پر عذاب کے نازل ہونے کا سبب ہوسکتا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے خاتمے کے لیے چند اعمال صالحہ کی طرف توجہ دلائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی صورت حال میں گرہن کے صاف ہونے تک نماز، دعا، استغفار، صدقہ اور غلاموں کو آزاد کرنے کا حکم دیا، مقصد یہ تھا کہ اس صورت حال میں لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ اور رجوع کریں۔

زمانہ جاہلیت میں لوگ یہ اعتقاد رکھتے تھے کہ یہ گرہن کسی عظیم شخصیت کی ولادت یا وفات کے موقع پر ہوتا ہے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اعتقاد کو باطل قرار دیا اور اس کے بارے میں حکمت الٰہیہ کی وضاحت فرمادی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں جس روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرزند ابراہیم علیہ السلام فوت ہوا، اتفاقاً اسی روز سورج کو گرہن بھی لگ گیا، لوگوں نے کہا کہ ابراہیم علیہ السلام کی موت کے سبب سورج کو گرہن لگا ہے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تردید کرتے ہوئے فرمایا:

إنَّ الشَّمسَ وَالقَمَرَ آيتانِ مِن آياتِ اللَّهِ يُخَوِّفُ اللَّهُ بِهِما عِبادَهُ، وَإنَّهُما لا يَنكَسِفانِ لِمَوتِ أَحَدٍ مِنَ النّاسِ، فَإذا رَأَيتُم مِنها شَيئًا فَصَلُّوا وَادعُوا اللَّهَ حَتّى يُكشَفَ ما بِكُم"

"سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جن کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ یہ کسی انسان کی موت یا زندگی کی وجہ سے بے نور نہیں ہوتے، جب تم انھیں ایسا ہوتے ہوئے دیکھو تو اس وقت تک نماز پڑھتے رہو اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہو جب تک کہ (گرہن) ختم نہ ہوجائے۔" [4]

صحیحین کی ایک روایت میں ہے:

"فَادعُوا اللَّهَ وَصَلُّوا حَتَّى يَنجَلِيَ"

"جب تک وہ صاف نہ ہوجائے تب تک دعا اور نماز میں مشغول رہو۔" [5]

صحیح بخاری میں سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا:

"هَذِهِ الآياتُ الَّتي يُرسِلُ اللَّهُ لا تَكونُ لِمَوتِ أَحَدٍ وَلا لِحَياتِهِ وَلَكِن يُخَوِّفُ اللَّهُ بِهِ عِبادَهُ؛ فَإذا رَأَيتُم شَيئًا مِن ذَلِكَ فافزَعوا إلى ذِكرِهِ وَدُعائِهِ وَاستِغفارِهِ"

"یہ نشانیاں جنھیں اللہ تعالیٰ ظاہر کرتا رہتا ہے، یہ کسی کی موت یا کسی کی زندگی (پیدائش) کیوجہ سے ظاہر نہیں ہوتیں بلکہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے سے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے، جب تم یہ دیکھ لو تو اللہ کے ذکر اور اس سے دعا و استغفار میں مشغول ہوجاؤ۔" [6]

اللہ تعالیٰ سورج اور چاند پر گرہن طاری کرکے ان دو عظیم نشانیوں کو اس لیے دکھاتا ہے کہ لوگ عبرت حاصل کریں اور انھیں علم ہو کہ دونوں اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں سے ہیں، دیگر مخلوقات کی طرح ان میں بھی نقص اور تغیر ہوسکتا ہے۔ نیز اس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ لوگوں کو بتاتا ہے کہ ہر چیز پر قدرت صرف اسے ہی حاصل ہے۔ بنابریں وہ اکیلا ہی عبادت کے لائق ہے جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

وَمِن ءايـٰتِهِ الَّيلُ وَالنَّهارُ وَالشَّمسُ وَالقَمَرُ لا تَسجُدوا لِلشَّمسِ وَلا لِلقَمَرِ وَاسجُدوا لِلَّهِ الَّذى خَلَقَهُنَّ إِن كُنتُم إِيّاهُ تَعبُدونَ ٣٧ ... سورة فصلت

"اور دن اور رات اور سورج اور چاند بھی (اس کی) نشانیوں میں سے ہیں، تم سورج کو سجدہ کرو نہ چاند کو بلکہ سجدہ اس اللہ کے لیے کرو جس نے ان سب کو پیدا کیا ہے، اگر واقعی تم اسی کی عبادت کرتے ہو۔"[7]

(4)۔ نماز کسوف کا وقت گرہن لگنے سے شروع ہوتا ہے اور اس کے ختم ہونے تک رہتا ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا فَصَلُّوا وَادْعُوا اللَّهَ حَتَّى يُكْشَفَ مَا بِكُمْ"

"جب تم انھیں ایسا ہوتے ہوئے دیکھو تو اس وقت تک نماز پڑھتے رہو اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہو جب تک کہ (گرہن) ختم نہ ہو جائے۔"[8]

(5)۔ گرہن ختم ہو جانے کے بعد نماز کسوف کی قضا نہیں ہے کیونکہ اب اس کا موقع ختم ہو چکا ہے۔ اسی طرح اگر گرہن ختم ہو جانے کے بعد اس کا علم ہوا تو نماز کسوف نہ پڑھی جائے۔

(6)۔ نماز کسوف کا طریقہ یہ ہے کہ امام دو رکعتیں پڑھائے جن میں باآواز بلند قراءت ہو۔ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے ساتھ کوئی لمبی سی سورت (مثلاً: سورہ بقرہ وغیرہ) پڑھے، پھر لمبا رکوع کرے، پھر سر اٹھائے اور "سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد" کہے۔ سیدھا کھڑے ہو کر (عام نماز کی طرح) پھر سورہ فاتحہ کے بعد پہلی سورت سے قدرے کوئی چھوٹی سورت (مثلاً: آل عمران) پڑھے۔ پھر دیر تک رکوع میں رہے جو پہلے رکوع سے قدرے چھوٹا ہو۔ پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہتے ہوئے رکوع سے سر اٹھاتے اور قومے کی دعا:

"رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ، مِلْءُ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءُ الْأَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ" پڑھے اور تا دیر کھڑا رہے۔ پھر لمبے لمبے دو سجدے کرے، دونوں سجدوں کے درمیان زیادہ دیر نہ بیٹھے، پھر اسی طرح دوسری رکعت ادا کرے کہ اس میں پہلی رکعت کی طرح دو لمبے لمبے قیام اور رکوع ہوں اور دو ہی لمبے سجدے ہوں، پھر تشہد پڑھے اور سلام پھیر دے۔

نماز کسوف کا یہی وہ مسنون طریقہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متعدد طرق سے صحیحین وغیرہ میں منقول ہے، جن میں سے ایک طریق سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اپنی صحیح میں درج کیا ہے، چنانچہ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

"خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَصَفَّ النَّاسُ وَرَاءَهُ، فَكَبَّرَ، فَاقْتَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً، ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا. ثُمَّ قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقَامَ وَلَمْ يَسْجُدْ، وَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً هِيَ أَدْنَى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى، ثُمَّ كَبَّرَ وَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا، وَهُوَ أَدْنَى مِنَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ قَالَ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِثْلَ ذَلِكَ، فَاسْتَكْمَلَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ. وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ،

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں سورج گرہن ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے تو لوگوں نے آپ کے پیچھے صفیں بنائیں۔ آپ نے تکبیر کہی اور لمبی قراءت کی، پھر اللہ اکبر کہا اور لمبا رکوع کیا، پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہتے ہوئے کھڑے ہو گئے اور سجدہ نہ کیا بلکہ قراءت شروع کی جو کہ پہلی قراءت کی نسبت کچھ کم تھی، پھر تکبیر کہی اور لمبا رکوع کیا جو پہلے رکوع کی نسبت چھوٹا تھا، پھر "سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ" کہا، پھر سجدہ کیا، پھر دوسری رکعت بھی اسی طرح ادا کی، آپ نے (دو رکعتوں والی نماز) چار رکوع اور چار سجدوں کے ساتھ نماز مکمل کی، نماز سے فارغ ہونے تک سورج صاف ہو چکا تھا۔"[9]

(7)۔ مسنون یہ ہے کہ نماز کسوف باجماعت ادا کی جائے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا تھا۔ اگرچہ یہ نماز بھی (دیگر نوافل کی طرح) فرداً فرداً جائز ہے لیکن باجماعت ادا کرنا افضل ہے۔

(8)۔ نماز کسوف ادا کر لینے کے بعد امام کو چاہیے کہ وہ لوگوں کو وعظ و نصیحت کرے۔ ان کی غفلت اور لاپرواہی پر تنبیہ کرے۔ دعا و استغفار کا حکم دے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے:

'ثم انصرف...... فخطب الناس فحمد اللہ وأثنى عليه ثم قال إن الشمس والقمر آيتان من آيات اللہ لا يخسفان لموت أحد ولا لحياته فإذا رأيتم ذلك فادعوا اللہ وكبروا وصلوا وتصدقوا"

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کسوف سے فارغ ہوئے۔۔۔۔ تو لوگوں سے مخاطب ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا: یہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، یہ کسی کی موت یا زندگی (پیدائش) کی وجہ سے بے نور نہیں ہوتے جب تم ایسا ہوتے ہوئے دیکھا تو اللہ کو یاد کرو، تکبیرات کہو، نماز پڑھو اور صدقہ کرو۔" [10]

(9)۔ اگر گرہن ختم ہونے سے پہلے ہی نماز مکمل ہوجائے تو دوبارہ نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں بلکہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے ذکر اور دعا میں مصروف ہوجانا چاہیے۔ اگر نماز کے دوران میں گرہن ختم ہوجانے کا علم ہوجائے تو نماز کو توڑا نہ جائے بلکہ مختصر کرلیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلا تُبطِلوا أَعمـٰلَكُم ٣٣ ... سورة محمد

"اور اپنے اعمال کو غارت نہ کرو۔" [11]

نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: "نماز کسوف گرہن کے ختم ہونے تک ہے۔" [12]

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "کسوف کا دورانیہ کبھی لمبا ہوتا ہے اور کبھی چھوٹا کیونکہ کبھی سارا حصہ گرہن زدہ ہوجاتا ہے اور کبھی نصف اور کبھی ایک تہائی حصہ، جب زیادہ حصے کو گرہن لگے تب پہلی رکعت میں سورہ بقرہ یا اس جیسی لمبی سورت کی قراءت کرے، پھر ایک رکوع کے بعد پہلی سورت سے کم لمبی سورت کی قراءت کی جائے۔ اس بارے میں ہم احادیث صحیحہ کا ذکر کرچکے ہیں۔"

نماز کسوف میں تخفیف اس کے سبب کے زائل ہوجانے کی وجہ سے ہے۔ اسی طرح اگر معلوم ہو کہ گرہن زیادہ دیر نہیں رہے گا یا نماز شروع کرنے سے پہلے ہی کم ہونا شروع ہوجائے گا تو نماز شروع کردے لیکن مختصر پڑھے۔ جمہور اہل علم کا یہی موقف ہے کیونکہ یہ نماز کسی علت کی وجہ سے شروع کی تھی اور وہ اب زائل ہورہی ہے۔ اسی طرح اگر نماز شروع کرنے سے قبل ہی گرہن ختم ہوگیا تو تب نماز کسوف پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ [13]

---

[1]۔ یونس: 10/5۔

[2]۔ حٰم السجدۃ 41/37۔

[3]۔ بنی اسرائیل 17/59۔

[4]۔ صحیح البخاری الکسوف باب الدعاء فی الکسوف حدیث 1060 و صحیح مسلم الکسوف باب ذکر النداء بصلاۃ الکسوف الصلاۃ جامعۃ حدیث 911 واللفظ لہ۔

[5]۔ صحیح البخاری الکسوف باب الدعاء فی الکسوف حدیث 1060 و صحیح مسلم الکسوف باب ذکر النداء بصلاۃ الکسوف الصلاۃ جامعۃ حدیث 915۔

[6]۔ صحیح البخاری الکسوف باب الذکر فی الکسوف حدیث 1059۔

[7]۔ حٰم السجدۃ 41/37۔

[8]۔ صحیح البخاری الکسوف باب الدعاء فی الکسوف حدیث 1060 و صحیح مسلم الکسوف باب ذکر النداء بصلاۃ الکسوف الصلاۃ جامعۃ حدیث 911 واللفظ لہ۔

[9]۔ صحیح البخاری الکسوف باب خطبۃ الامام فی الکسوف حدیث 1046 و صحیح مسلم الکسوف باب صلاۃ الکسوف حدیث 901۔

[10]۔ صحیح البخاری الکسوف باب الصدقۃ فی الکسوف حدیث 1044۔ وصحیح مسلم الکسوف باب صلاۃ الکسوف حدیث 901۔

[11]۔ محمد 47/33۔

[12]۔ صحیح البخاری الکسوف باب الدعاء فی الکسوف حدیث 1040۔1060 وصحیح مسلم الکسوف باب ما عرض علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی صلاۃ الکسوف من امر الجنۃ والنار حدیث 904۔915۔

[13]۔ مجموع الفتاویٰ لشیخ الاسلام ابن تیمیہ 24/260۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

قرآن وحدیث کی روشنی میں فقہی احکام ومسائل

نماز کے احکام ومسائل: جلد01: صفحہ240